امیر الاحرار سید عطاء المحسن بخاری

ہُوا مینڈ کی کوز کام اللہ اللہ

پاکستان وہ نرالی بستیٔ خداداد ہے جس کے سارے باسی اپنی اپنی ذات میں اک "انجمن" بلکہ اپنی ذات میں "مِٹّی خان" ہیں اور حصارِ ذات میں اس طرح گم سم ہیں کہ سب اچھا کی صدا، بصرا ان کے کانوں میں رس گھولتی رہتی ہے۔ چاہے ان کا جی متلائے پگ پگ ٹھوکر کھائے مگر ان کی چشمِ کور میں سراب زیست جگمگائے اور وہ لمحہ بہ لمحہ مہر سکوت توڑے اور گائے "میں جانوں ہوں میں جانوں ہوں، اللہ کے فضل سے مسلمان ہوں۔ اسلامی ماحول میں آنکھ کھولی، اسلامی، تربیت کا اثر میری روح و جاں میں ہے۔ میں نے بی اے کیا اور اپنے شوق سے اداکاری جوائن کی اور اپنے پاکیزہ ذوق سے اسے سنوارا نکھارا من مرضی سے روپ نگر کا نیا راستہ پسند کیا اور چن لیا۔ میں نے اسے سارا جہاں رہنے دیا اور جہاں والوں کو خبر کر دی کہ مہندی اور ولیمہ، ہندوانہ رسم ہے اگرچہ اداکاری اور "ضرب کاری" نصرانیوں، یہودیوں کی تخلیق اور یہ بات تو بالکل الگ تھلگ ہے کہ دو جوان جسم ایک جگہ "جمع" کرنا اور سلیقہ شعاری سے انہیں خرچ کرنا ایک فن اور ایک فنکار کو عروج کیلئے ایسی کٹھن راہوں، کٹھنائیوں، تنگنائیوں اور تنہائیوں گزرنا پڑتا ہے اور "مذھب" میں کٹھ ملائیت، تنگ نظری نہیں ہے بلکہ روشن خیالی اور وسعت عملی بکثرت" پائی جاتی ہے اور سچ بات تو یہ ہے کہ جب سے اخبارات نے اپنا دامن وسیع کیا ہے، حق اجالا ہے، ہمیں بہت فیتھ فل سٹائل سے نوازا گیا ہے۔ ہمارے اجڑے ہوئے چمن میں بہار جاودانی رقص کرتی نظر آتی ہے۔ اخبارات نے ہمیں جرأت اظہار بخشی ہے، اخبارات نے ہمیں گز بھر لمبی زبان عطا کی ہے، ہمارا وژن واسٹ کیا ہے شوبز کے نام بدنام سے ہمیں اور ہمارے مستقبل کو روشن کیا بلکہ روشن روشن دُم دار ستارا بنا دیا ہے۔ پاکستان نے ہمیں ایک پاکیزہ لائف بخشی ہے۔ ایسی زندگی ہے جس کے ہزاروں رخ ہیں۔ تھوڑے سے غور و فکر کے بعد ہر رخ افق پر جگمگاتا ہے، عورت کو خود اعتمادی عطا کرتا ہے اور ایسی لذتیت و آشتی کو جنم دیتا ہے کہ خیالات و افکار کے تاریک گوشے بھی جھوم اٹھتے ہیں اور بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے کا منہ چوم لیتے ہیں۔

لپیٹ کر چوم لے بلبل گلوں کو
چمن میں پھر بہار آئے نہ آئے

یہ ساری تقریر سننے کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ کسی دیوی کا ہمالائی ویاکھیان ہو۔ یوں لگا جیسے کوئی اکاش وانی بول رہا ہو دل نے کہا اس بھاشن کو شوجی کا فرمان سمجھ کر ہردے میں سمو لے تو دُرگا دیوی کے درشن ہو

بقیہ ص ۱۷ پر